بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
انّ الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء ✦ عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محموداً
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
روزنامہ الفضل ربوہ
ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی
فون ۴۴۹
جلد ۳۷ / جمعرات ۲۴ جمادی الاول ۱۴۰۳ھ ۱۰ امان ۱۳۶۲ ہش ۱۰ مارچ ۱۹۸۳ء / نمبر ۵۸

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اخبارِ احمدیہ

ربوہ: ۹ امان / مارچ حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے بارے میں آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ

ٹانگ میں درد اور جلن کی تکلیف جاری ہے

احباب کرام خاص توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں۔ کہ مولا کریم اپنے فضل سے حضرت سیدہ ممدوحہ کو صحت کاملہ عطا کرے اور آپ کا بابرکت سایہ تادیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے۔ آمین۔

دعائے خاص کی درخواست

حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ مدظلہا۔ ربوہ

کراچی سے بذریعہ فون دوبارہ اطلاع ملی ہے کہ میری بھانجی عزیزی منصورہ بیگم سلمہا اللہ صاحبہ تین چار دن سے تشویشناک طور پر بیمار ہیں اور ہاسپٹل میں زیر علاج ہیں۔ انہیں بلڈ دیا جا رہا ہے۔ میں تمام احباب کرام سے دردمندانہ دعا کی درخواست کرتی ہوں کہ اللہ تعالیٰ عزیزہ کو معجزانہ طور پر صحت کاملہ و عاجلہ عطا کرے اور ان کی عمر و صحت میں برکت دے۔ آمین۔

مرکزی تربیتی کلاس میں تمام مجالس کی نمائندگی لازمی ہے

معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

انڈونیشیا میں ۸۵ مقامات پر لجنہ اماء اللہ کی شاخیں قائم ہیں

لجنہ کے تحت ایک رسالہ اور ایک پندرہ روزہ بلیٹن شائع ہوتا ہے

جلسہ سالانہ (خواتین) ۱۹۸۲ء کے موقع پر انڈونیشیا کی خاتون نمائندہ کی تقریر

خاتون نمائندہ انڈونیشیا نے جلسہ سالانہ خواتین ۱۹۸۲ء کے موقع پر جو خطاب فرمایا اس کا مکمل متن درج ذیل ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم و علیٰ عبدہ المسیح الموعود۔

پیاری بہنو! ۔۔۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

سب سے پہلے میں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتی ہوں کہ اس نے ہمیں جلسہ سالانہ میں شامل ہونے کی توفیق عطا فرمائی اور ہم اپنی بہنوں سے ملاقات کر سکیں۔ اللہ تعالیٰ کا بے حد فضل اور احسان ہے کہ امسال جلسہ میں شمولیت کے لئے ہماری جماعت نے ۳۸ نمائندگان بھجوائے ہیں جن میں ۱۴ عورتیں ۳ بچیاں اور چھ بچے شامل ہیں۔

انڈونیشیا کی لجنات اماء اللہ کی طرف سے اور اپنی طرف سے میں دلی خلوص سے حضرت سیدہ بیگم صاحبہ خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ اور خاندان مسیح موعود اور پاکستان کی تمام لجنات کی تمام ممبرات کو جو یہاں اس بابرکت جلسہ سالانہ میں شامل ہیں۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، کہتی ہوں۔

پیاری بہنو! یہ جلسہ سالانہ ہمارے لئے خاص اہمیت رکھتا ہے کیونکہ ہم نے اپنے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ سے براہ راست شرف ملاقات حاصل کر کے اپنے پر خلوص وفاداری کا اظہار کرنے کی توفیق پائی۔ خدائے رحمٰن سے دعا ہے کہ وہ ہر آن حضور کا ممد و معاون

باقی صفحہ پر

گیانا، ٹرینیڈاڈ اور سری نام کی احمدی خواتین کی طرف سے تمام احمدی بہنوں کو سلام

لجنہ اماء اللہ گیانا کی صدر کا جلسہ سالانہ ۱۹۸۲ء کے موقع پر خطاب

نمائندہ لجنہ گیانا (جنوبی امریکہ) نے جلسہ سالانہ خواتین ۱۹۸۲ء کے موقع پر جو خطاب فرمایا اس کا مکمل متن درج ذیل ہے۔

قابل احترام و عزیزہ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور عزیزہ بہنو!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

میں اللہ تعالیٰ کی بے حد شکر گزار ہوں کہ اس نے مجھے گیانا جیسے دور دراز ملک سے یہاں آپ کے درمیان آنے کا موقع عطا فرمایا اور قادیان جہاں اس زمانہ کے امام مہدی پیدا ہوئے اور ربوہ جیسے مقدس مقامات کی زیارت نصیب ہوئی جو دنیا کے تمام احمدیوں کو عزیز ہیں۔

تمام تعریف اس ذات باری کے لئے ہے جس نے ہمیں صراط مستقیم دکھایا ہے اور احمدیت کی بابرکت اور پاک چھت تلے پناہ عطا کی ہے۔

میں اپنی تمام احمدی بہنوں کے لئے جو مختلف ممالک سے صرف اور صرف جلسہ سالانہ میں حصہ لینے کے لئے آئی ہیں گیانا، ٹرینیڈاڈ اور سرینام کی بہنوں کی طرف سے محبت کے جذبات لے کر آئی ہوں۔

میرا نام مسز حلیمہ ناصر ہے اور میں لجنہ اماء اللہ گیانا کی صدر ہوں۔ میں نے ۱۸ سال کی عمر میں احمدیت قبول کی اور گیانا کی لجنہ کی سب سے پہلی ممبر بنی میرے دل میں جلسہ سالانہ کے موقع پر ربوہ آنے کی شدید تڑپ تھی تاکہ میں بھی احمدیت کی برکات سے حصہ لے سکوں۔ میں اپنی بہنوں سے درخواست کرتی ہوں کہ وہ ہمارے لئے دعا کریں کہ ہم سچی احمدی مسلمان بن سکیں اور احمدیت تمام دنیا میں اس طرح پھیلے جس طرح کہ کشتی نوح میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس کا ذکر کیا ہے اور خواہش ظاہر کی ہے۔

ہماری لجنہ ہر ہفتہ اجلاس منعقد کرتی ہے جس میں قرآن کریم کی تلاوت اور تعلیم اسلام دی جاتی ہے اسلام کے بارہ میں مضامین اور بچوں کی تربیت کے متعلق بتایا جاتا ہے جلسہ سالانہ کے موقع پر نمائش کا اہتمام بھی کیا جاتا ہے جس میں لجنات کھانا وغیرہ تیار کر کے بیچتی ہیں۔ اس سے ہماری سالانہ آمدنی عموماً ۶۰۰ ڈالر سے ۷۰۰ ڈالر ہوتی ہے ہر رقم گیانا میں مساجد بنانے کے لئے دے دی جاتی ہے ایک مسجد RASIGNAL اور دوسری ایڈنبرا میں بنی جس کا افتتاح ۱۱ نومبر ۱۹۸۲ء کو ہوا اور اس کا نام ہمارے پیارے امام کے نام پر "مسجد طاہر" رکھا گیا۔

الحمد للہ کہ تینوں ممالک کی بہنیں ہر سال کسی ایک ملک میں اکٹھی ہوتی ہیں اور اپنا علم ایک دوسرے تک پہنچاتی ہیں۔ تینوں ممالک کی تمام احمدی بہنیں ایک ایسی عمارت بنانے کا ارادہ رکھتی ہیں جس میں دو فلیٹ، مسجد، لائبریری اور آڈیٹوریم ہال ہوگا۔ یہ عمارت جارج ٹاؤن گیانا میں بنے گی۔ وہاں ہمارا مشن ہاؤس بھی ہے اور ایک مسجد بنانے کا بھی خیال ہے۔

پیاری بہنو! ہمارے اس پروگرام کی کامیابی کیلئے دعا کریں کہ لجنہ ممبرات اسے پایۂ تکمیل تک پہنچائیں۔ میں ان میزبانوں کا شکریہ ادا کرتی ہوں جنہوں نے ربوہ میں میرے قیام کو یادگار بنا دیا ہے۔

(مرسلہ امۃ العزیز اورلیس آفس سیکرٹری لجنہ مرکزیہ ربوہ)

محترم صاحبزادہ مرزا منیر احمد صاحب کی صحت کے متعلق

خصوصی دعا کی تحریک

حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی فرماتی ہیں:۔

میرے داماد عزیزم مرزا منیر احمد صاحب دل کے عارضے میں مبتلا ہیں۔ علاج کے لئے امریکہ گئے ہوئے ہیں۔ پورٹ لینڈ میں ۱۸ مارچ ۱۹۸۳ء کو اپریشن ہوگا۔ مکرم ڈاکٹر آفتاب احمد صاحب ماہر امراض قلب آپریشن کریں گے۔ احباب کرام خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے خاص فضل سے محترم صاحبزادہ صاحب موصوف کو صحت کاملہ عطا کرے۔ آپ کو جملہ عوارض سے شفایابی عطا کرے اپنی رحمتوں کے سائے میں صحتیاب کر کے جلد تر واپس وطن لائے۔ آمین۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

۲۴ جمادی الاول ۱۴۰۳ھ

۱۰ امان ۱۳۶۲ ہش

ابتلاؤں کی سب سے اہم اور عظیم الشان برکت

ابتلاؤں کی ایک بہت بڑی برکت جو ابتلاؤں کے ساتھ وابستہ تمام دوسری برکتوں کا وسیلہ بنتی ہے یہ ہوتی ہے کہ ابتلاؤں کے وارد ہونے پر مومنوں کو خاص درد و الحاح سے کی جانے والی مقبول دعاؤں کی توفیق ملتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کی ان دردمندانہ دعاؤں کو قبول کر کے انہیں فتح و ظفر کی بشارتوں سے نوازتا ہے اور پھر ان کے لئے اپنی قدرت کے نشان ظاہر کر کے انہیں معرفت اور یقین کے بلند مرتبہ پر فائز کر دکھاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ابتلاؤں کی اس عظیم الشان برکت کا ذکر انبیائے ماسبق کی قوموں پر آنے والے ابتلاؤں اور ان پر ایمان لانے والے مخلصین کے ردِ عمل کے ضمن میں کیا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

مَسَّتْهُمُ الْبَأْسَاءُ وَالضَّرَّاءُ وَزُلْزِلُوا حَتَّىٰ يَقُولَ الرَّسُولُ وَالَّذِينَ آمَنُوا مَعَهُ مَتَىٰ نَصْرُ اللَّهِ ۗ أَلَا إِنَّ نَصْرَ اللَّهِ قَرِيبٌ ۝ (البقرہ آیت ۲۱۵)

ترجمہ:۔ انہیں تنگی بھی پہنچی اور تکلیف بھی اور انہیں خوب خوف دلایا گیا تا کہ (اُس وقت کا) رسول اور اس کے ساتھ کے ایمان والے کہہ اٹھیں کہ اللہ کی مدد کب آئے گی؟ (یعنی اے خدا تو جلد اپنی مدد بھیج) یاد رکھو اللہ کی مدد یقیناً قریب ہے۔

اس آیۂ کریمہ میں ابتلاؤں اور بعض اوقات ان میں شدت پیدا ہونے کی حکمت یہ بیان کی گئی ہے کہ تا مومن پورے درد و الحاح اور تضرع اور عاجزی سے اللہ تعالیٰ کے حضور جھکیں اور اس سے اس کی نصرت کے طالب ہوں۔ اس طرح خدا تعالیٰ سے ان کا تعلق مضبوط ہو اور وہ انہیں آسمان سے عنقریب نصرت نازل ہونے کی بشارت سے نوازے اور پھر اپنی قدرتِ کاملہ سے ان کے مصائب اور تکلیفوں کو دور کر دکھائے۔ چنانچہ اس آیت کی تفسیر میں سیدنا حضرت مصلح موعود نور اللہ مرقدہ ابتلاؤں کی اس سب سے اہم حکمت کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"عربی زبان کا قاعدہ ہے کہ جب متیٰ کا لفظ بولیں تو اس سے مراد مایوسی نہیں ہوتی بلکہ تعیین کے لئے ایک درخواست ہوتی ہے اور مقصد یہ ہوتا ہے کہ فلاں بات کے لئے ایک وقت مقرر فرما دیا جائے۔ ایسا ہی اس جگہ متیٰ نصرُ اللہِ کے یہ معنی نہیں کہ وہ مایوسی کا شکار ہو کر ایسا کہتے ہیں بلکہ درحقیقت ان الفاظ میں وہ یہ درخواست کرتے ہیں کہ الٰہی اس بات کی تعیین فرما دی جائے کہ وہ مدد کب آئے گی۔ گویا مزید اطمینان کے لئے وہ آنے والی نصرت کے وقت کی تعیین کروانا چاہتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی مدد جلد نازل ہو۔ یہ دعا کا ایک مؤثر طریق ہے اور اس میں یہ اشارہ مخفی ہے کہ ان پر اس قدر ابتلاء آئے کہ وہ ہلا دیئے گئے اور ان میں دعا کی (زبردست) تحریک پیدا ہو گئی۔ اور ابتلاؤں کی بڑی غرض بھی یہی ہوتی ہے کہ خدا تعالیٰ سے تعلق مضبوط ہو۔ جب مومنوں کو دعا کی تحریک ہوتی ہے تو خدا تعالیٰ آسمان سے اپنی نصرت نازل فرما دیتا ہے اور ان کے مصائب کا خاتمہ کر دیتا ہے....

(خود خدا تعالیٰ کے الفاظ کے بموجب) اس آیت کا مطلب یہ ہے کہ یہ زلزلہ جو کفار کے ہاتھوں سے ہم نے پیدا کیا اس کی غرض ہی یہ تھی کہ ہمارے بندے ہم سے مانگیں اور ہم ان کو دیں۔ پس مانگنے کی طرف توجہ پھیرنے اور اپنی قوتِ فضل کو ظاہر کرنے کے لئے اس وقت تک ہم چپ رہے۔ جب تک ان کے دل میں دعا کی زور سے تحریک پیدا نہ ہوئی اور یہ تحریک ہم نے خود کروائی تا کہ ایک

(باقی دیکھیں صفحہ پر)

آمنہ کے چاند روشن تجھ سے لاکھوں چاند ہیں

ہے عبث یہ زندگانی یا نبی تیرے بغیر
کچھ نہیں ہستی کسی انسان کی تیرے بغیر

ہو کے خود انساں بڑھایا تو نے انساں کا وقار
آدمی لگتا نہیں ہے آدمی تیرے بغیر

تو نے انساں کو عطا آئینِ انسانی کیا
تھی نہ کچھ اپنی بھی اس کو آگہی تیرے بغیر

تھا تو قبل از آدم و حوا بھی ختم المرسلیں
کوئی نعمت بھی نہ نبیوں کو ملی تیرے بغیر

تو ہے وہ نورِ خدا رخشاں ہے جس سے کائنات
تھی ضیائے مہر و مہ بھی تیرگی تیرے بغیر

ذاتِ یزداں کے لئے آئینہ ہے تیرا وجود
تھا نہاں پردوں میں حسنِ ایزدی تیرے بغیر

رنگ و بوئے گلشنِ ہستی ہے تجھ بن بے اثر
دلکشی پھولوں کی ہے نادیدنی تیرے بغیر

آمنہ کے چاند روشن تجھ سے لاکھوں چاند ہیں
بزمِ عالم میں کہاں تھی روشنی تیرے بغیر

پا سکے حق کی رضا از خود کوئی انساں کبھی
تا ابد ممکن نہیں ہے یا نبی تیرے بغیر

تیرے بن عرشِ الٰہی تک رسائی ہے محال
ہے خدا کی بندگی بھی کافری تیرے بغیر

کی ادا نبیوں نے اقصےٰ میں ترے پیچھے نماز
کر سکا کوئی نہ حق کی بندگی تیرے بغیر

رازِ اہلِ غرب پر کھل جائے گا یہ عنقریب
خارج از امکاں ہے امنِ عالمی تیرے بغیر

یہ حقیقت بھی ہر انساں پر عیاں ہونے کو ہے
مل نہیں سکتی نجاتِ اخروی تیرے بغیر

المدد، دونوں جہاں کے تاجدار و شہریار
کیا سے کیا دنیا کی حالت ہو گئی تیرے بغیر

اخرین منہم پہ ہو اب خاص رحمت کی نظر
ہے غمی لاریب ان کی ہر خوشی تیرے بغیر

ختم ہو جائے یہ دورِ امتحاں در امتحاں
کچھ نہیں ہم کچھ نہیں ہیں یا نبی تیرے بغیر

عالمِ اسلام پر رحم و کرم کی ہو نظر
کچھ نہیں ہے اس کی شانِ عالمی تیرے بغیر

انبیاء بھی تیرے ہی مرہونِ احساں ہیں تمام
بن سکا کوئی نہ دنیا میں نبی تیرے بغیر

احمدی ہیں سب تری ختمِ نبوت کے مقر
ہو نہیں سکتا کوئی بھی احمدی تیرے بغیر

الغیاث اے دستگیرِ ما غریباں الغیاث
الغیاث اے نورِ جانِ ہر مسلماں الغیاث

محمد صدیق امرتسری
سابق مبلغ مغربی افریقہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جہادِ تبلیغ ہر احمدی کا فرض ہے

خلفاءِ سلسلہ احمدیہ کی زرّیں نصائح

(مکرم چوہدری صفدر نذیر صاحب جاوید مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ پشاور)

ہمارے پیارے امام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ نے سفرِ یورپ کے دوران ۲۸ جولائی ۱۹۶۷ء کو ایک خط تحریر فرمایا تھا اس میں حضور نے اشاعتِ اسلام کے متعلق میں انقلاب انگیز نکتہ کی نشان دہی فرمائی :۔

ہم غریب جماعت ہیں باتنخواہ مبلغ رکھ کر قیامت تک ہمارا کام ختم نہیں ہو سکتا ہاں اگر ہم سب مل کر تبلیغ کے جہاد کے لیے صدق دل سے کمربستہ ہو جائیں تو اللہ تعالیٰ ضرور ہماری کوششوں کو نوازے گا

(الفضل ۱۱ اگست ۱۹۶۷ء)

حضور رحمہ اللہ کا یہ پُر معارف فرمان پوری جماعت کے لیے مشعلِ راہ کی حیثیت رکھتا ہے اور یاد رہے کہ ہمارے موجودہ امام حضرت خلیفۃ المسیح الرابع جب سے مسندِ خلافت پر جلوہ فروز ہوئے ہیں بار بار یہی فرما رہے ہیں کہ :

"اب تبلیغ کرنا ایک دو کا کام نہیں بلکہ ساری جماعت کو اس کام میں جھونکنا پڑے گا"

آج سے اڑتالیس سال قبل حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے ۱۷ نومبر ۱۹۳۵ء کو بمقام قادیان ایک تقریر فرمائی تھی جس میں مبلغینِ احمدیت کو انتہائی واضح الفاظ میں کھول کھول کر بتا دیا تھا کہ ان کا اصل فرض یہ ہے کہ وہ ایک ایک احمدی کے دل میں اشاعتِ اسلام کی زبردست روح پھونک دیں۔ فرمایا:۔

"قرآن کریم سے صراحتاً معلوم ہوتا ہے کہ ایک خاص جماعت کو دین کی خدمت کا ذمہ دار قرار دیا گیا ہے چنانچہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔

وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ اُمَّةٌ يَّدْعُوْنَ اِلَى الْخَيْرِ وَيَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۔

(سورۃ آلِ عمران ع ۱۴)

اور دوسری طرف فرماتا ہے كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ کہ سارے مومنوں کا فرض ہے کہ دعوت الی الخیر کریں، تو ایک خاص جماعت کا ہونا ضروری اور یہ لازمی چیز ہے کوئی فوج اس وقت تک کامیاب نہیں ہو سکتی جب تک اس کا ایک خاص حصہ کام کے لیے مخصوص نہ ہو۔ تمام نیچر میں یہی بات نظر آتی ہے کہ ایک ذرہ مرکزی ہوتا ہے۔ مذہبی تبلیغ کے لیے بھی ایک ایسا مرکز ہونا چاہیے جو اپنے اردگرد کو متاثر کر سکے اور دوسروں سے صحیح طور پر کام لے سکے یہی غرض مبلغین کی ہے لیکن عام طور پر خود مبلغین نے بھی ابھی تک اس بات کو نہیں سمجھا وہ سمجھتے ہیں کہ وہ احمدیت کے سپاہی ہیں اور کام انہیں خود کرنا ہے مگر جو یہ سمجھتا ہے وہ سلسلہ کے کام کو محدود کرتا ہے ہم خدمتِ دین کے لیے کس قدر مبلغ رکھ سکتے ہیں اس وقت سیاہٹھ بہتر کے قریب کام کر رہے ہیں جن کا جماعت پر بہت بڑا بوجھ ہے اور چندے کا بہت بڑا حصہ ان پر خرچ کرنا پڑتا ہے مگر وہ کام کیا کرتے ہیں اگر کام کرنے والے صرف وہی ہوں تو سلسلہ کی ترقی بند ہو جائے ان کے ذریعہ سال میں صرف دو تین سو کے قریب لوگ بیعت کرتے ہیں اور باقی جن کی تعداد کا اندازہ دس بارہ ہزار کے قریب ہے جماعت کے لوگوں کے ذریعہ احمدیت میں داخل ہوتے ہیں۔ رہے مباحثات جو مبلغین کو کرنے پڑتے ہیں یہ اسی وقت تک ہیں جب تک ہمارے ملک کے لوگوں کے اخلاق کی اصلاح نہیں ہوتی۔ مباحثات پبلک کے اخلاق کی خرابی کی وجہ سے کرنے پڑتے ہیں ..... ہمارا یہ مقصد نہیں کہ علماء مباحثات کے لیے پیدا کریں۔ بلکہ علماء کی غرض یہ ہے کہ وہ آفیسر کی طرح ہوں جو کام لیں یا اس گڈریے کی طرح جس کے ذمہ ایک گلے کی حفاظت کرنا ہوتی ہے اور یہ کام دس بیس مبلغ بھی عمدگی سے کر سکتے ہیں جب تک ہمارے مبلغ یہ نہ سمجھیں اس وقت تک ہمارا مقصد پورا نہیں ہو سکتا۔ مبلغ کے معنے وہ یہ سمجھتے ہیں کہ غیروں کو مخاطب کرنے والا مگر صرف یہ معنے نہیں بلکہ اس کے معنی یہ بھی ہیں کہ غیروں کو مخاطب کرانے والا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر کون مبلغ ہو سکتا ہے؟ مگر آپؐ کس طرح تبلیغ کیا کرتے تھے؟ اس طرح کہ شاگردوں سے کراتے تھے۔ صحابہؓ میں آپؐ نے ایسی روح پھونکی اور انہوں نے اور دلوں میں یہ روح پھونکی اور اس طرح یہ سلسلہ جاری رہا حتیٰ کہ مسلمانوں نے اس بات کو بھلا دیا تب خدا تعالیٰ نے اسی روح کو دوبارہ پیدا کرنے کے لیے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بھیجا اس طرح بھی رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہی تبلیغ کر رہے ہیں پس علماء کا کام یہ ہے کہ وہ ایسے لوگ پیدا کریں جو دوسروں کو تبلیغ کرنے کے قابل ہوں۔ وہ خدمت گزاری اور شفقت علی الناس کا خود نمونہ ہوں اور دوسروں میں یہ بات پیدا کریں مگر عام طور پر مبلغ لیکچر دے دینا یا مباحثہ کر لینا اپنا کام سمجھتے ہیں اور خیال کر لیتے ہیں کہ انکا کام ختم ہو گیا اس کا ایک نتیجہ تو یہ ہو رہا ہے کہ لوگ شکایت کرتے ہیں کہ علماء بیکار رہتے ہیں بات دراصل یہ ہے کہ تقریر کرنے یا مباحثہ کرنے کے بعد مبلغ کو اس بات کی ضرورت ہوتی ہے کہ کچھ آرام کرے کیونکہ بولنے کا کام مسلسل بہت دیر تک نہیں کیا جا سکتا بولنے میں زور لگتا ہے اور تقریر کے بعد انسان نڈھال ہو جاتا ہے مبلغ سے یہ توقع رکھنا کہ وہ ہر روز کئی کئی گھنٹے تقریر کرے اگر کوئی ایسا کرے تو چند ماہ بعد اسے شل ہو جائے گی اور وہ مر جائے گا پھر روزانہ کہاں اس قدر لوگ مل سکتے ہیں جو اپنا کام کاج چھوڑ کر تقریر سننے کے لیے جمع ہوں پس یہ کام چونکہ ایسا نہیں جو مسلسل جاری رہ سکے اس لیے لوگوں کو شکایت پیدا ہوتی ہے کہ مبلغ فارغ رہتے ہیں حالانکہ ان حالات میں فارغ رہنا قدرتی امر ہے۔

دراصل انہوں نے اپنے فرض کو سمجھا نہیں وہ کہتے ہیں جب ہمارے پاس کوئی آیا ہی نہیں تو ہم سمجھائیں کسے؟ اس وجہ سے ہم فارغ رہتے ہیں لیکن اگر وہ اپنا یہ فرض سمجھتے کہ ان کا کام صرف تقریر کرنا ہی نہیں بلکہ لوگوں کے اخلاق کی تربیت ہے انہیں تبلیغ کرنے کے قابل بنانا ہے اور پھر وہ اپنا تصنیف کا مشغلہ ساتھ رکھیں۔ جہاں جائیں لکھنے پڑھنے میں مصروف رہیں کوئی ادبی مضمون لکھیں کسی مسئلے کے متعلق تحقیقات کریں ضروری حوالے نکالیں تاریخی امور جمع کریں تو پھر ان کے متعلق یہ نہ سمجھا جائے کہ وہ فارغ رہتے ہیں یہ تاریخی مختلف کام ہیں جن کی طرف ہمارے مبلغین کو توجہ کرنے کی ضرورت ہے اگر کوئی مبلغ کہیں جاتا اور وہاں تصنیف کا شغل بھی جاری رکھتا تو لوگ یہ نہ کہتے کہ وہ فارغ رہا بلکہ یہی کہتے کہ لکھنے میں مصروف رہا ..... جو آئندہ مبلغ بننے والے ہیں ... میں انہیں نصیحت کرتا ہوں کہ وہ وہی طریق اختیار کریں جو ان سے پہلوں نے کیا اور جس کی وجہ سے نوے سال کام ضائع ہوا اور مرفسد اس طرح جماعت کی ترقی نہیں ہو سکتی کیونکہ جو مبلغ اپنے اوقات کی حفاظت نہیں کرتے اور انہیں صحیح طور پر صرف کی حفاظت نہیں کرتے اور انہیں۔ صحیح طور پر صرف نہیں کرتے وہ جماعت کے لیے ترقی کا موجب نہیں بن سکتے۔ جو لوگ آئندہ مبلغ بننے والے ہیں وہ اپنے اوقات کی پوری طرح حفاظت کرنے کا تہیہ کر لیں ان کا کام صرف اپنے منہ سے تبلیغ کرنا نہیں بلکہ دوسروں کو دینی مسائل سے آگاہ کرنا انکے اخلاق کی تربیت کرنا، ان کو دین کی تعلیم دینا انکے سامنے نمونہ بن کر قربانی اور ایثار سکھانا اور انہیں تبلیغ کے لیے تیار کرنا ہے گویا ہمارا ایک مبلغ جہاں جائے وہاں دینی اور اخلاقی تعلیم کا کالج کھل جائے کچھ دیر تقریر کرنے اور لیکچر دینے کے بعد اور کام کیے جا سکتے ہیں مگر متواتر بولا نہیں جا سکتا کیونکہ گلے سے زیادہ کام نہیں لیا جا سکتا مگر باقی قوٰی سے کام لے سکتے ہیں ..... پس میں مبلغین کو نصیحت کرنا چاہتا ہوں کہ انہوں نے اپنا کام جو سمجھا ہوا ہے وہ ان کا کام نہیں ہے یہ بہت چھوٹا اور محدود کام ہے۔

مبلغ کا کام یہ ہے کہ جماعت کو تبلیغ کا کام کرنے کے لیے تیار کرے اور ان سے تبلیغ کا کام کرائے اس طرح سے خدا تعالیٰ کے فضل سے ہماری جماعت کی ترقی ہو سکتی ہے پہلے سے کئی گنا زیادہ بڑھ سکتی ہے اس طرح جماعت کی تربیت کی طرف مبلغین کو توجہ کرنی چاہیے جماعت کے بیکاروں کے متعلق تجاویز سوچنی چاہئیں۔ بیاہ شادیوں کی مشکلات کو حل کرنے کے لیے جدوجہد کرنی چاہیے غرض جس طرح باپ کو اپنی اولاد کے متعلق ہر بات کا خیال ہوتا ہے اسی طرح مبلغین کو جماعت سے متعلق ہر بات کا خیال ہونا چاہیے کیونکہ وہ جماعت کے لیے باپ یا بڑے بھائی کا درجہ رکھتے ہیں۔

(الفضل ۲۱ نومبر ۱۹۳۵ء)

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہم سب کو تبلیغ اسلام اور دنیا میں عالمگیر قرآنی حکومت کے قیام سے متعلق اپنے دینی فرائض سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے اور خلفاء کے منشاء کے مطابق ان کی بجا آوری کی توفیق بخشے تا پوری دنیا جلد سے جلد حضرت رسولِ خدا محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے جمع ہو کر خدا کی امان کے نیچے آ جائے۔

(آمین یا ارحم الرحمین)

ہمارے آقا کا قابلِ تقلید نمونہ

ہر طرف آواز دینا ہے ہمارا کام آج
جس کی فطرت نیک ہے آئیگا وہ انجام کار

اس راہ میں ہمارے پیارے آقا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا نمونہ ہمارے لئے تقلید کے قابل ہے۔ حضرت مسیح موعود تحریر فرماتے ہیں۔

"آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اعلیٰ درجہ کے یک رنگ اور صاف باطن اور خدا کے لئے جانباز اور خلقت کے بیم و امید سے بالکل منہ پھیرنے والے اور محض خدا پر توکل کرنے والے تھے کہ جنہوں نے خدا کی خواہش اور مرضی میں محو اور فنا ہو کر اس بات کی کچھ پرواہ نہ کی کہ توحید کی منادی کرنے سے کیا کیا بلا میرے سر پر آوے گی اور مشرکوں کے ہاتھ سے کیا کچھ دکھ اور درد اٹھانا ہوگا"

(براہین احمدیہ صفحہ ۱۱۹-۱۲۰)

(قیادت اصلاح وارشاد انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

برادرم چوہدری نصیر احمد صاحب مرحوم و مغفور

مالک الائیڈ سائینٹفک سٹور گنپت روڈ لاہور کی یاد میں

(مکرم محمد ضیاء الحق واشنگٹن ڈی۔ سی۔ امریکہ)

برادرم چوہدری نصیر احمد صاحب کا پیدائشی تعلق موضع رسولپور تھیل نکودر ضلع جالندھر سے تھا پہلی مرتبہ ان سے میں ۱۹۴۱ء میں گورنمنٹ ہائی سکول جالندھر میں ملا تھا۔ جہاں وہ میرے ایک عزیز چوہدری نثار الٰہی کے ساتھ پڑھتے تھے۔ میں اسلامیہ کالج کا طالب علم تھا۔ قیام پاکستان کے بعد نصیر احمد دیال سنگھ کالج لاہور میں داخل ہوئے لیکن تعلیم ادھوری چھوڑ کر کاروبار شروع کر دیا۔

پاکستان میں میری ان سے ملاقاتیں ۱۹۶۰ء سے دوبارہ شروع ہوئیں۔ ۱۹۶۱ء میں میں مستقل لاہور آگیا۔ اور انفنٹری روڈ پر مقیم ہوا تو چوہدری نصیر احمد صاحب سے ملاقات روزانہ کا معمول بن گئی۔

چوہدری نصیر احمد سٹیشنرس کا سامان سکولوں اور کالجوں میں سپلائی کرتے تھے۔ مالی سال ۳۰ جون کو ختم ہوتا تھا۔ محکمہ تعلیم کی گرانٹ جو کہ عموماً اسی ماہ میں سکولوں وغیرہ کو ملتی تھیں اسی ماہ میں خرچ کرنی ہوتی تھیں۔ طریق کار عجیب تھا۔ یہ طریق تقویٰ کے تقاضے تو یقیناً پورے نہیں کرتا تھا۔ تاہم کاروباری دنیا کا عام معمول تھا اور برادرم نصیر احمد احمدی ہونے سے پہلے سال بھر کی آمد کے علاوہ اس ایک ماہ میں لاکھوں کما لیتے تھے۔

میں گورنمنٹ کی ملازمت چھوڑنے کے بعد انشورنس سے وابستہ تھا۔ نصیر کا معمول یہ تھا کہ صبح کا ناشتہ میرے ساتھ آکر کرتا۔ دوپہر کا کھانا ہم اس کی دکان پر اکٹھے کھاتے۔ رات کو سونے سے پہلے اکثر ملاقات ہو جاتی۔ وہ سانده روڈ پر اور میں انفنٹری روڈ پر رہتا تھا۔ نصیر احمد کو مذہب سے کوئی خاص لگاؤ نہ تھا۔ البتہ رحمدلی، شفقت، اعلیٰ خلق اس کا خاص وصف تھا۔ کاروباری معاملات میں لین دین نہایت صاف رکھتے بازار میں ساکھ بہت اچھی تھی۔

سیدی حضرت میاں بشیر احمد صاحب کا لاہور ریس کورس والی کوٹھی میں وصال ہوا۔ میں زیارت کے بعد گھر آیا تو درد گردہ کا شکار ہو گیا۔ اگلی صبح نصیر احمد حسب معمول آئے میں گرم پانی کی بوتل لئے بستر میں لیٹا تھا۔ میں نے ان سے کہا کہ وہ اپنا ڈرائیور بھیج دیں (صبح وہ گاڑی خود چلا کر میرے گھر آتے تھے۔ ڈرائیور سیدھا دکان پر چلا جایا کرتا تھا) کیونکہ مجھے میاں صاحب کے جنازہ میں شمولیت کے لئے ربوہ جانا تھا اور درد گردہ خود کار چلانے میں مانع ہے۔ قریب نصف گھنٹہ کے بعد خود آ گئے۔ اپنی موٹر ڈرائیور کے ہاتھ دکان پر بھیج دی اور مجھے کہا کہ "میں نے سوچا تم ربوہ میں ہوگے میں دن بھر تمہیں مل نہیں سکوں گا اور تمہاری درد گردہ کی علالت کی وجہ سے فکر رہے گی لہٰذا خود تمہارے ساتھ جاؤں گا اور واپس لاؤں گا۔

ربوہ پہنچ کر میں زیارت کے لئے لائن میں کھڑا ہو گیا۔ قریب دس منٹ کے بعد نصیر احمد میرے پاس آئے اور کہا میں بھی زیارت کرنا چاہتا ہوں کوئی منع تو نہیں کرے گا۔ میں نے کہا ضرور کرو کوئی منع نہیں کرے گا۔ اس پر کہا کہ میں ننگے سر ہوں۔ میں نے اپنی ٹوپی ان کو دیدی۔ زیارت کے بعد تلاش کے باوجود مجھے نہ ملے۔ حتیٰ کہ بہشتی مقبرہ پہنچ گئے۔ حضرت میاں صاحب کی تدفین ہو رہی تھی۔ ہم لوگ دعا کے انتظار میں کھڑے تھے کہ مجھے تلاش کرتے ہوئے آ گئے۔ میرے ساتھ برادرم مکرم چوہدری عزیز احمد صاحب ریٹائرڈ ناظر بیت المال آمد اور برادرم مکرم چوہدری ناصر الدین صاحب مرحوم (آڈیٹر تحریک جدید) بھی تھے۔ نصیر احمد نے آتے ہی پوچھا کہ جو بزرگ فوت ہوئے وہ کون تھے ہم میں سے کسی نے حضرت میاں صاحب نور اللہ مرقدہ کے متعلق تعارفی کلمات کہے جن کو سن کر نصیر احمد نے کہا "یہ جو بھی تھے خدا کی قسم جھوٹے نہ تھے۔"

اس وقت ہماری جذباتی کیفیت ایسی نہ تھی کہ اس بات کی تفسیر پوچھتے۔ البتہ باتوں میں یہ علم ہوا کہ نصیر نے دو تین مرتبہ زیارت کی تھی۔

واپسی پر ہمارے ساتھ مکرم چوہدری شریف احمد صاحب باجوہ مرحوم (سابق مبلغ انگلستان و امریکہ) اور مکرم چوہدری صفدر علی صاحب بھی تھے ان دونوں صاحبان کو لائلپور اتار کر ہم جب لاہور پہنچے تو نصف سے شب وصل چکی تھی۔ اس کے باوجود صبح فجر کے وقت نصیر احمد پھر میرے مکان پر پہنچ گئے کہ میں نے جب سے ہوش سنبھالی ہے نبی کا ایک تصور میرے ذہن میں ہے۔ نبی کی ایک شکل میرے خیال نے بنا رکھی تھی اور نبی کی جو تصویر میرے ذہن میں تھی وہ صد فیصد وہی تھی جس شکل کی زیارت میں نے کل ربوہ میں کی تھی اس پر میں نے ان کو بتلایا کہ خدا تعالیٰ نے ان کو قمر الانبیاء فرمایا ہے۔ پھر نصیر احمد نے یہ بھی بتلایا کہ زندگی میں وہ سب سے زیادہ علامہ مشرقی سے متاثر رہے۔ حتیٰ کہ علامہ کی وفات پر ان کو غسل دینے والوں میں بھی یہ شامل تھے۔ لیکن انہوں نے کہا کہ چہرہ کا نور کیا ہوتا ہے کہ اس کا اندازہ اور علم حضرت میاں صاحب کا چہرہ دیکھ کر ہوا۔ اس کے بعد نصیر احمد نے احمدیت میں دلچسپی لینی شروع کی اکثر کہتے "میں پڑھنے کا چور ہوں" لہٰذا مجھے کتابیں دینے کی بجائے پڑھ کر سناؤ یا زبانی بتلاؤ۔ بہرحال چند ہی دنوں میں وہ نمازوں میں باقاعدہ ہو گئے جب اوقات کار اجازت دیتے ہم دونوں باجماعت نماز پڑھا کرتے۔

دکان پر عزیز و اقارب اور واقف کاروں کے ساتھ وفات مسیح اور ضرورت نبوت وغیرہ مسائل پر اکثر بات چیت کرتے رہتے اور پھر ملاقات پر کہتے عجیب بات ہے میں کوئی عالم نہیں ہوں مگر یہ خاصے صاحب علم اور پڑھے لکھے لوگ صرف ہٹ دھرمی کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ دلیل کا جواب دلیل سے نہیں دیتے۔ اکثر کہتے مسئلہ کسقدر سیدھا ہے اللہ جانے لوگ کیوں نہیں سمجھتے۔

انہی ایام میں میں انفنٹری روڈ سے کرشن نگر نقل مکانی کر آیا۔ تھوڑے عرصہ کے بعد سانده روڈ کی ذیلی سڑک غازی روڈ پر ایک مکان کرایہ پر لیا۔ یہ نصیر احمد کے گھر کے بہت قریب تھا۔ ابھی میں انفنٹری روڈ پر ہی تھا کہ میرا چھوٹا بھائی ساہیوال میں بیمار ہوا۔ اسے وہاں مشن ہسپتال میں داخل کروا دیا گیا۔ مکرم برادرم ڈاکٹر عطاء الرحمٰن صاحب نے فون پر اس کی صحت کے جو کوائف بتلائے وہ طبی نقطہ نگاہ سے ہرگز تسلی بخش نہ تھے۔ میں نے منٹگمری جانے کی بجائے ربوہ جانے کا فیصلہ کیا۔ اس مرتبہ بھی برادرم نصیر احمد کو ہمراہ لے لیا۔ میں برادرم چوہدری عزیز احمد کو ساتھ لے کر حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی کی خدمت میں دعا کے لئے حاضر ہوا۔ انہوں نے دعا کی جس کے چند منٹ کے بعد برادرم مولوی برکات احمد راجیکی مرحوم نے بتلایا کہ حضرت مولانا کو دعا میں یہی تفہیم ہوئی کہ اللہ تعالیٰ فضل فرمائے گا فکر کی کوئی بات نہیں۔ نصیر احمد اس تمام وقت میں میرے ساتھ تھے۔ حضرت حافظ مختار احمد صاحب شاہجہانپوری کی خدمت میں دو تین گھنٹے رہے۔

عشاء کی نماز کے بعد ربوہ سے واپسی ہوئی برادرم نصیر احمد کو میں نے لاہور اتارا اور خود ساہیوال چلا گیا۔ فجر کا وقت تھا۔ جب ساہیوال پہنچا ہمشیرہ کے مکان پر گیا تو علم ہوا کہ چھوٹے بھائی عزیزم محمد اکرام الحق کی حالت بہت خراب ہے اور ہمشیرہ ہسپتال میں ہیں۔ میں ہسپتال پہنچا۔ مشن ہسپتال احمدیہ مسجد کے قریب ہے پتہ چلا کہ فجر کی نماز کے بعد ڈاکٹر عطاء الرحمٰن صاحب دیکھ کر گئے ہیں اور ناشتہ کے بعد واپس آئیں گے۔ اس روز ساہیوال میں موجود ڈاکٹروں سے مشورہ کیا۔ مختلف ٹیسٹ کئے۔ اگلی صبح قریباً مایوسی کا اظہار کر دیا گیا۔ میں نے پوچھا کہ کیا میں لاہور سے ایمبولینس منگالوں گو مجھے منع تو نہیں کیا لیکن ڈاکٹروں کی رائے کچھ اس قسم کی تھی کہ فائدہ کی امید نہ تھی۔ میں نے نصیر احمد کو فون کیا اور کہا کہ یہ حالت ہے تم لاہور کے البرٹ وکٹر وارڈ (میو ہسپتال) میں کمرہ کا بندوبست کرو۔ میں کار میں اکرم کو لے کر آرہا ہوں۔ اگر میں ۳/۴ گھنٹہ میں نہ پہنچا تو سمجھ لینا کہ اللہ تعالیٰ کو کچھ اور ہی منظور تھا۔ میرے ساتھ ساہیوال سے برادرم ملک غلام احمد ایڈووکیٹ روانہ ہوئے۔ ہم لوگ لاہور پہنچے۔ کمرہ کا انتظام ہو چکا تھا۔ علم ہوا کہ ماہر ڈاکٹر تو صبح دیکھے گا فی الحال ہاؤس سرجن کے علاج پر اکتفا کریں گے۔ علاج شروع ہوا اگلے روز ماہر ڈاکٹر نے بھی اسی علاج سے اتفاق کیا۔ ہفتہ بھر میں عزیزم مکرم اکرام الحق تیزی سے صحت یاب ہونے لگے۔ ہم نے بچشم خود گویا مردہ کو زندہ ہوتے دیکھا۔ حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی کی قبولیت دعا اور پیش خبری کا مجھ پر اور میرے گھر والوں پر تو اثر ہوا۔ برادرم نصیر احمد کے لئے یہ قطعی نیا تجربہ تھا۔ وہ بے حد متاثر ہوئے۔

برادرم نصیر احمد نے علماء سے تحقیق کی خاطر سوال و جواب کا سلسلہ شروع کر دیا۔ خود ان کے عزیزوں میں حزب اختلاف کے کچھ علماء تھے۔ گھر میں دوسرے عزیزوں سے بھی تبادلہ خیال ہونے لگا۔ اور ساتھ ساتھ مخالفت بھی شروع ہو گئی۔ شروع میں مخالفت تدریجی تھی پھر اس میں شدت آتی چلی گئی۔ نصیر احمد گھر والوں سے کہتے کہ میں احمدی، قادیانی یا مرزائی نہیں ہوں میں نے بیعت نہیں کی ہے لیکن ان کی کسی بات کا کوئی یقین نہ کرتا۔

ان کے بعض عزیزوں نے مجھ سے بھی رابطہ قائم کیا۔ اور کہا دیکھو نصیر ایک کا ابالی سا انسان ہے۔ کسی ایک بات پر ٹھہرتا نہیں ہے لہٰذا اسے احمدی کر کے تم لوگ خواہ مخواہ بدنامی لو گے کیونکہ جلد ہی یہ احمدیت کو چھوڑ جائے گا۔

ایک روز نصیر میرے پاس آئے تو کافی پریشان حال تھے اور کہا کہ سوچتا ہوں کہ ان لوگوں کا انجام کیا ہوگا۔ میں نے کہا کیا ہوا؟ تو حیرت سے کہنے لگے کہ میری قسموں کو یا بیان کو کوئی تسلیم نہیں کرتا تھا کہ میں نے بیعت نہیں کی۔ بار بار سب یہی کہتے تھے پھر تم نماز کیوں باقاعدگی سے پڑھتے ہو؟ تو جب میں نے تنگ آکر مصلے اٹھا کر پھینک دیا تو سب خوش ہو گئے۔ اور آج صبح جب دیکھا کہ میں نماز کے لئے نہیں اٹھا تو سب سکون میں تھے اور ساتھ کہا کہ ایک بڑا سخت مطالبہ ہوا ہے وہ یہ کہ نہ میں تمہیں ملوں گا نہ تم مجھے ملنے آؤ گے۔

اس حکم پر عمل شروع ہوا۔ نصیر مجھ سے بالکل ہی کھچ گئے جو ملاقات دن میں کئی مرتبہ ہوتی تھی۔ اب ہفتوں بلکہ مہینوں بعد ہونے لگی اور وہ بھی زیادہ تر فون پر کسی ضروری دنیوی امر کے لئے۔ مذہب کی بات کرنے سے گریز کرتے تھے۔ وقت گزرتا رہا۔

میں جب بھی ربوہ جاتا اور حضرت حافظ مختار احمد صاحب شاہجہانپوری کی خدمت میں حاضر ہوتا تو وہ اکثر یہ سوال کرتے "میاں وہ تمہارے تاجر دوست کا کیا بنا؟" اشارہ نصیر بھائی کی طرف ہوتا۔ میں چونکہ تفصیل تو ایک مرتبہ عرض کر ہی چکا تھا اب ہر مرتبہ ایک آدھ فقرہ میں مایوسی کا اظہار کر دیتا۔ حضرت حافظ صاحب ہمیشہ تاکید فرماتے "کہ میاں اس کا پتہ ضرور کیا کرو۔"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پھر ایک مرتبہ حضرت حافظ صاحب کی شدید بیماری میں ربوہ گیا۔ میری بیوی اور بچے بھی ہمراہ تھے جس روز ربوہ سے واپسی تھی حسب معمول حضرت حافظ صاحب کے کوارٹر کے قریب گاڑی روک کر الوداعی سلام کرنے گیا۔ اتفاقاً کمرے میں تنہا تھے میں نے موقع غنیمت جانا بیوی اور بچوں کو بھی اندر بلوالیا کہ وہ بھی سلام کرلیں حضرت کو بے حد نقاہت تھی تمام جسم پر سوج پڑی ہوئی تھی۔ بات بڑی مشکل سے کان منہ کے پاس کرکے سنائی دیتی تھی۔ میں نے طبیعت کا پوچھا تو فرمایا "میاں اب طبیعت کیسی اب تو چل چلاؤ کا وقت ہے۔ اس کے ساتھ ہی پوچھا" میاں تمہارے وہ تاجر دوست کیسے ہیں" میں نے مایوسی کا اظہار کیا تو نہایت ہی بلند آواز سے جسے میری بیوی اور بچوں نے بھی سنا فرمایا:۔

"میں نے اس کے چہرہ پر ایمان کا نور دیکھا ہے۔ جاؤ اور اس کا پیچھا کرو"۔

لیکن اس کے باوجود میری جہالت مانع رہی اور میں نصیر احمد سے ملنے نہ جا سکا۔ ۱۹۶۹ء کی گرمیوں کے شروع میں میں نے لاہور چھاؤنی کیولری گراؤنڈ میں اپنے مکان کی تعمیر شروع کی۔ سنگ بنیاد حضرت ملک غلام فرید صاحب نے رکھا۔ اس تقریب کے لئے جب حضرت ملک صاحب مرحوم میرے ساتھ اپنے گھر ٹمپل روڈ سے لاہور چھاؤنی جارہے تھے تو حضرت ملک صاحب نے نصیر بھائی کا ذکر چھیڑا میں نے تفصیل سے واقعات عرض کئے کہ اس طرح وہ مجھ سے تو کٹ چکا ہے آپ دعا کریں۔ فرمایا کہ انشاء اللہ جلد لوٹ آئے گا وہ میرے ساتھ اکثر ملک صاحب کی خدمت میں بھی حاضر ہوتے رہتے تھے۔

میرے اس مکان کی تعمیر ایک مخلص احمدی ٹھیکیدار مکرم مرزا محمد رفیق صاحب کے سپرد تھی۔ انہوں نے کئی راج اور مزدور احمدی لگا رکھے تھے۔ ایک اتوار کی صبح گیارہ بجے کے قریب برادرم نصیر احمد آپہنچے میں ان کی آمد پر حیران ہوا۔ میری ان کی ملاقات پر چند ماہ گذر چکے تھے کہنے لگے۔ "میں تمہارے گھر گیا تھا وہاں سے صرف یہ علم ہوا کہ والٹن روڈ کے قریب کوئی جگہ ہے جہاں تم مکان بنوا رہے ہو۔ میں نے سوچا اس علاقے کے ہر زیر تعمیر مکان کو دیکھوں گا تو تم مل جاؤ گے لہٰذا دیکھو دو اڑھائی گھنٹے کی جستجو کے بعد تمہیں ڈھونڈ نکالا" تھوڑی دیر بیٹھے ادھر ادھر کی باتیں کیں۔ پھر ٹہلنے لگے۔ میں صاف دیکھ رہا تھا کہ کوئی بات کہنا چاہتے ہیں لیکن ہمت نہیں ہو رہی آخر بڑی مشکل سے کہا" یار میرزا صاحب کی کوئی بات سناؤ" میں نے کہا نصیر بہتر ہے اس موضوع کو نہ چھیڑیں تم یہ راستہ چھوڑ چکے ہو....."

میری اس بات پر رونا شروع کر دیا۔ بہت روئے میں نے گلے لگایا پیار کیا تسلی دی پھر شام تک میرے ساتھ رہے۔

اس کے بعد پھر پرانا معمول شروع ہو گیا روز آتے دیر تک ساتھ رہتے بہت تفصیل سے احمدیت کے متعلق باتیں کرتے۔ اختلافی مسائل کے بارے میں دل کھول کر استفسار کرتے۔ نمازیں میرے ساتھ پڑھتے۔ اسی دوران ایک روز کسی دوست کو ساتھ لے آئے۔ معجزات کی بات شروع تھی۔ برادرم نصیر احمد نے خود ہی کہا کہ میرزا صاحب کا فرمانا یہ ہے کہ علم کلام میں میرے ماننے والے دوسروں پر سبقت لے جائیں گے۔ اس پر برادرم میرزا محمد رفیق نے اپنے احمدی راجوں اور مزدوروں کو اکٹھا کیا اور اس شخص سے کہا کہ دیکھیں آپ تعلیم یافتہ ہیں۔ آپ کے سامنے یہ ان پڑھ مزدور ہیں آپ اسلام یا احمدیت پر کوئی اعتراض کریں اس کے بعد ان میں سے کسی سے جواب پوچھ لیں آپ کو خود اندازہ ہو جائے گا کہ چوہدری نصیر احمد نے علم کلام کے بارہ میں جو بات کہی ہے وہ کہاں تک صداقت پر مبنی ہے اس پر اس شخص نے کوئی سوال کیا اور جواب کے لئے ہمارے ایک بھائی عبدالرحمٰن بری صاحب کو اشارہ کیا۔ عبدالرحمٰن صاحب گارے سے نکل کر آئے تھے۔ سیاہ رنگ موٹے موٹے شیشوں کی عینک جو دھاگے کے ساتھ سر کے پیچھے بندھی ہوئی تھی۔ گھٹنوں تک گارے میں لت پت اس شخص کو کیا علم تھا کہ جواب میں یہ شخص علم و معرفت کے وہ موتی بکھیرے گا کہ کبھی اس نے زندگی میں نہ سنے ہوں گے۔ وہ صاحب تو لوٹ کر نہیں آئے البتہ نصیر بھائی بہت ہی خوش ہوئے۔

اب یہ حالت ہو گئی کہ مجھے بیعت کے لئے اصرار کرتے تھے۔ میں منع کرتا تھا کہ جلدی نہ کرو ابھی اور تسلی کرلو۔ آخر ایک روز کہا چلو ربوہ ہو آئیں ایک دن وہاں گذاریں گے۔ گاڑی وہ خود چلا رہے تھے۔ شیخوپورہ سے باہر نکل کر گاڑی سڑک سے نیچے اتار کر روک دی اور خود نیچے اتر کر سڑک سے ہٹ کر ایک درخت کا سہارا لے کر اس طرح کھڑے ہوئے کہ منہ درخت کی طرف تھا اور دونوں بازوؤں کا حلقہ بنا کر پیشانی ان کے درمیان رکھی تھی میں پہلے تو یہ سمجھا کہ پیشاب کرنے کے لئے اترے ہیں پھر سوچا شاید کوئی چکر آگیا ہے میں جلدی سے پاس پہنچا اور صورت حال دریافت کرنے پر میرے گلے لگ گئے اور اونچی آواز سے دھاڑیں مار مار کر رونے لگے اور ہچکیوں کے درمیان کہا" ربوہ لے کر جا رہے ہو اب واپس نہ لانا وہیں چھوڑ آنا" میں نے دلاسا دیا پھر گاڑی چلانے سے معذوری ظاہر کی۔ میں موٹر چلاتا رہا۔ وہ تمام راستہ زیر لب دعائیں پڑھتے رہے اور آنکھوں سے آنسو رواں رہے۔

میں سانده روڈ سے چھاؤنی اپنے مکان میں منتقل ہوا تو ایک روز برادرم عبداللطیف ستکوہی صاحب کو فون کرکے نصیر بھائی کا پتہ دے دیا۔ کہ آپ کے قریب دکان ہے پتہ کرتے رہیں اور راہنمائی فرماتے رہیں۔ ستکوہی صاحب نے شاید تحریری بیعت کا خط بھی لکھوا دیا تھا لیکن مجھ سے یہ بات چھپائی کیونکہ میں فوری بیعت کرنے کے حق میں نہ تھا۔ ایک روز مجھے بتلایا کہ کراچی نذیر بھائی نے بلایا ہے اور میں آج شام جا رہا ہوں (چوہدری نذیر احمد صاحب نصیر کے سب سے بڑے بھائی ان دنوں اسٹیٹ بنک آف پاکستان میں ڈائریکٹر تھے) میں نے بتلایا کہ اسی روز ربوہ سے حضرت خلیفۃ المسیح تشریف لانے والے تھے اور ساتھ ہی ترغیب دی کہ اگر ممکن ہو سکے تو کراچی جانا ملتوی کر دو تاکہ لاہور میں حضور سے ملاقات ہو سکے اور دستی بیعت کی کوشش بھی کریں گے اس کے بعد حضور کو بیرون ملک دورہ پر تشریف لے جانا تھا۔ بہت خوش ہوئے۔ تھوڑی دیر کے بعد میرے پاس آگئے کہ میں نے نذیر بھائی کو فون کر دیا ہے کہ آج نہیں آرہا چند دن ٹھہر کر آؤں گا۔

میں انہیں ساتھ لے کر پام ویو گیا۔ مکرم چوہدری ظہور احمد صاحب باجوہ ان دنوں پرائیویٹ سیکرٹری تھے ان سے بیعت کے لئے گذارش کی انہوں نے بتلایا کہ ایک اور صاحب بھی بیعت کرنا چاہتے ہیں۔" میں کوشش کروں گا" مغرب کی نماز ہوئی حضور تھوڑی دیر تشریف رکھے رہے پھر اٹھ کر اندر جانے کے لئے چند قدم اٹھائے بلکہ لان کے آخری سرے پر پہنچ گئے۔ پھر رک کر باجوہ صاحب سے بیعت کرنے والوں کے بارے میں استفسار فرمایا اور واپس تشریف لے گئے۔

برادرم نصیر احمد کے ہاتھ حضور کے ہاتھ میں تھے اس کے اوپر اس نابکار عاصی کے ہاتھ تھے اور میرے ہاتھوں پر دوسرے صاحب جو بیعت کرنے والے تھے ان کے ہاتھ تھے نصیر احمد اور سب ہی احباب ساتھ ساتھ بیعت کے الفاظ دہرا رہے تھے۔ نصیر احمد ہچکیوں کے ساتھ رو رہے تھے۔ حضور رحمہ اللہ تعالیٰ کی مبارک آنکھوں سے آنسوؤں کے قطرے ہمارے ہاتھوں پر گر رہے تھے۔ سب حاضر احباب پر رقت طاری تھی دبی دبی چیخوں اور سسکیوں کی آواز شاید سڑک تک جا رہی ہو گی۔ عجیب منظر تھا یوں محسوس ہوتا تھا کہ گناہ دھل رہے ہیں اور نور کی بارش ہو رہی ہے۔

اس کے بعد کیا ہوا کیا عرض کروں ایک نئے نصیر نے جنم لیا ایک طرف مخالفت اپنے عروج کو پہنچی دوسری طرف ان کی برداشت، صبر اور دعا اپنے کمال کی طرف مائل پرواز ہوئی۔ بیوی گھر چھوڑ گئی۔ بچوں نے والدہ کا اتباع کیا۔ بہن بھائی عزیز و اقارب بھی مخالف ہو گئے اور یہ ان سب کے لئے دن رات مصروف دعا ہو گئے۔ سراپا دعا بن گئے۔

اندرونی تبدیلی کے ساتھ ساتھ ظاہر کو بھی بدلا۔ سگریٹ چھوڑے۔ داڑھی رکھ لی۔ محکمہ تعلیم کی گرانٹ سے جو لاکھوں کماتے تھے وہ سب چھوڑ دیا۔ اعلان کرا دیا کہ کوئی غلط بل نہیں بنے گا۔ کوئی فرضی ٹینڈر نہیں جاری ہو گا کمیشن کے نام کوئی ادائیگی نہیں کی۔

ایک مرتبہ ہمارے ایک مشترکہ غیر از جماعت دوست جو ان دنوں گورنمنٹ کالج لاہور میں ایک شعبہ کے مدار المہام تھے کہنے لگے" یہ نصیر بھی عجیب انسان ہے۔ ذیابیطس کا شکار ہے بیوی بچے چھوڑ گئے ہیں گھر میں کوئی بات نہیں کرتا کاروبار معمولی رہ گیا ہے لیکن جب پوچھتا ہوں کیا حال ہے مسکرا کر سکون سے جواب دیتا ہے الحمد للہ ٹھیک ہوں اللہ تعالیٰ کا احسان ہے اور پھر قدرے توقف سے کہا کہ خدا کی قسم اگر مجھے یہ یقین ہو جائے یہ احمدیت اس قدر سکون دے سکتی ہے جس قدر کہ نصیر کو ملا تو میں ابھی احمدی ہو جاؤں۔

نصیر احمد نے دکان کے اوپر والے گودام کو مسجد میں تبدیل کر دیا اپنے آپ کو خدمت دین کے لئے وقف کر دیا۔ بیٹے سے کہا" فہیم میرا مطالبہ تم سے صرف یہ ہے کہ قرآن سوچ سمجھ کر پڑھو دنیوی علم خود آجائے گا۔" مختلف مواقع پر دینی خدمت کی جو توفیق ان کو ملی وہ قابل رشک تھی۔ انہوں نے بیعت کا حق ادا کیا۔ دین کو ہر حال میں دنیا پر مقدم رکھا۔ ربوہ سے آنے والے علماء اور کارکنان کا مرکز ان کی دکان تھی سب سے بے مثال تعاون کرتے تھے۔ صرف خود ہی نہیں اپنے دوستوں کو بھی اکثر ثواب میں شامل کر لیتے۔ بارہا ایسا ہوا کہ مجھ سے موٹر منگائی کہ فلاں روز تمام دن ضرورت ہو گی۔ شام کو ڈرائیور سے پتہ چلتا کہ مرکز سلسلہ سے کوئی کارکن تشریف لائے ہوئے تھے۔ سلسلہ کی خدمت کے لئے ضرورت تھی۔

میں چند سالوں سے امریکہ میں مقیم تھا ستمبر ۱۹۸۱ء کے آخر میں پاکستان پہنچا ایک دو روز بعد صبح کے وقت تشریف لائے۔ چند دوست بھی ساتھ تھے۔ جن میں گیانی عباد اللہ مینیجر الفضل بھی تھے فرمایا" اعانت الفضل کی رقم تو ابھی دے دو اور سانده روڈ پر مسجد بنوا رہا ہوں۔ اس میں حصہ کب لو گے؟ اس مرتبہ موٹر فہیم سلمہ چلا رہا تھا۔ مجھے بتلایا کہ بینائی بہت کمزور ہو گئی ہے۔ میں مکان فروخت کرنے کی فکر میں تھا۔ مجھے کہا کہ امریکہ نقل مکانی سے قبل کتب اس کے حلقہ کی لائبریری کے لئے دے دوں۔ میں نے تعمیل ارشاد کر دی۔ ایک روز میں جمعہ پڑھ کر اندر سے نکلا تو دار الذکر کے مینار کی سیڑھیوں کے پاس اکیلے کھڑے تھے میں نے بڑھ کر گلے لگا لیا۔ کہا" تمہارا ہی انتظار کر رہا تھا سوچا کہ مجھے تو دکھلائی نہیں دیتا تم دیکھ لو گے میں ساتھ لے کر سڑک پر آیا۔ دریافت پر بتلایا کہ عزیز فہیم احمد گاڑی کسی شادی میں لے گیا ہے۔ میری پیشکش پر فرمایا" آج تمہارے گھر جانے کو دل چاہتا ہے بہت خوشی ہوئی۔ رات دس بجے تک میرے گھر رہے پھر ایک اور دوست کے ساتھ واپس گھر چلے گئے۔ دوسرے روز علم ہوا کہ ہسپتال داخل ہو گئے ہیں۔ ایک روز سروسز ہسپتال میں داخل رہے پھر گھر چلے گئے۔ چند روز

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کے بعد ہاجرہ میموریل ہسپتال میں داخل ہوئے اس کے بعد میو ہسپتال میں داخل ہوئے۔ مکرم و محترم جناب چوہدری حمید نصر اللہ خان صاحب امیر جماعت احمدیہ لاہور کی ہدایت پر اکثر خدام وہاں ڈیوٹی پر رہتے۔ بینائی بالکل جاتی رہی تھی۔ گردوں نے کام چھوڑ دیا تھا۔ مشین سے خون صاف ہو رہا تھا۔ ایک روز کوئی ایسی بات کہی جس سے احساس ہوا کہ مکرم چوہدری فتح محمد صاحب نائب امیر اور محترم امیر صاحب سے ملنا چاہتے ہیں۔ میں نے دونوں محترم ہستیوں سے گزارش کر دی مکرم چوہدری فتح محمد صاحب اگلے روز تشریف لے گئے اور محترم حمید نصر اللہ خان صاحب تیسرے روز اس عاجز کے ساتھ تشریف لے گئے۔

ایک روز وہیں ہسپتال میں طبیعت ذرا بہتر تھی میرا ہاتھ اپنے ہاتھ میں پکڑ رکھا تھا۔ کہنے لگے "یہ لوگ بلاوجہ پریشان ہیں (اشارہ اپنے عزیزوں کی طرف تھا) خدا جس حال میں رکھے میں تو خوش ہوں۔ اس نے گردے دیئے تھے جب تک کام کرنے کی اجازت دی کام کرتے رہے اب کام نہیں کرتے تو شکایت کیسی؟ عجب سکون تھا گفتگو میں بھی اور چہرہ پر بھی۔

جب ۲۱ اپریل ۱۹۸۲ء کو میں لاہور سے امریکہ کے لئے روانہ ہوا تو گھر پہ تھے حالت ایسی بھی نہ تھی کہ فون پر بات ہو سکتی۔ طبیعت پریشان تھی۔ میں یورپ اور کیلیفورنیا قیام کے بعد ۷ مئی کی شام کو واشنگٹن پہنچا۔ ۸ اور ۹ مئی کی درمیانی شب میرا پیارا بیٹا عزیزم محمد سراج الحق شہید ہو گیا۔ دو روز کے بعد میرے بڑے بیٹے نے خواب دیکھا کہ کوئی ایسا شخص فوت ہوا جو ہمیں بہت پیارا تھا میرے بیٹے نے خواب میں ہی کہا کہ اچھا ہے اب سراج کا دل لگ جائے گا۔ جب یہ خواب مجھے سنائی تو میں نے صدقہ دینے کے ساتھ ساتھ پاکستان سے رابطہ قائم کیا۔ برادرم نصیر احمد بدستور علیل تھے۔

ٹھیک ایک ماہ بعد ۸، ۹ جون کی درمیانی شب حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ کی وفات ہوئی۔ تو میں نے سوچا کہ ہمارا سب سے پیارا وجود چلا گیا۔ اب عزیزی سراج اپنے آقا کی خدمت میں ہوگا اور اس کا دل لگ گیا ہوگا۔ برادرم نصیر احمد کی طرف سے ذہن ایک گونہ مطمئن ہو گیا کہ اللہ کریم شفا عطا فرمائے گا۔

پھر برادرم صوبیدار صلاح الدین صاحب کی طرف سے ان کی وفات کی اطلاع ملی اور ان کی طرف سے ایک چھوٹا سا نوٹ الفضل میں پڑھا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

نگاہیں منتظر رہیں کہ کوئی صاحب تو کچھ لکھیں گے۔ وہ الفضل کے معاون خصوصی تھے اور علماء سلسلہ سے مکمل تعاون ان کے ایمان کا حصہ تھا۔ مکرم انوار الحق صاحب کا ایک تعارفی نوٹ اور مکرم شبیر احمد صاحب کی نظم پڑھنے پر بھی تشنگی دور نہ ہوئی۔ نصیر بھائی اس سے زیادہ کے حق دار تھے۔

خدا رحمت کند ایں عاشقان پاک طینت را

مثالی وقارِ عمل

نئی آبادی چلہن گوجرانوالہ مجلس خدام الاحمدیہ مقامی کے چار خدام اور ایک طفل نے وقارِ عمل منا کر مسجد کی صفائی کی اور راستہ درست کیا۔

جمال پور ضلع نواب شاہ مجلس خدام الاحمدیہ جمال پور کے پندرہ خدام اور بارہ اطفال نے ایک مقامی قبرستان میں وقارِ عمل منایا۔ اس قبرستان سے جھاڑیاں کاٹی گئیں اور صفائی کی گئی۔ وقارِ عمل دو گھنٹے جاری رہا۔

مورو ضلع نواب شاہ مجلس خدام الاحمدیہ مورو نے کئی روز نماز فجر سے لے کر ساڑھے سات بجے تک وقارِ عمل منایا مسجد زیر تعمیر ہے۔ اس کے صحن کی صفائی اور سڑک پر جمی ہوئی مٹی کو دور کرتے رہے۔

گوٹھ امام بخش (سندھ) مجلس خدام الاحمدیہ گوٹھ امام بخش نے ۱۰ دسمبر ۸۲ء کو وقارِ عمل منایا جس میں آدھا میل لمبی سڑک کو درست کیا گیا اس کے دونوں طرف مٹی ڈالی گئی اور راستے کے پل کو لکڑیاں رکھ کر مضبوط کیا گیا۔ وقارِ عمل میں چھ خدام نے حصہ لیا۔

کروندی ضلع خیرپور ۱۰ دسمبر ۱۹۸۲ء کو مجلس خدام الاحمدیہ کروندی نے وقارِ عمل منایا جس میں ۱۲ خدام اور ۱۰ اطفال شریک ہوئے اس وقارِ عمل میں ۵۰ فٹ لمبی اور ۳ فٹ چوڑی سڑک پر ایک فٹ اونچی مٹی ڈالی گئی نیز مسجد کی صفائی کی گئی۔ وقارِ عمل تین گھنٹے جاری رہا۔

نواب شاہ (سندھ) ۱۰ دسمبر ۱۹۸۲ء کو مجلس خدام الاحمدیہ نواب شاہ نے وقارِ عمل منا کر قبرستان کی صفائی کی۔ قبروں کے اردگرد مٹی ڈالی۔ وقارِ عمل ڈیڑھ گھنٹہ جاری رہا۔

بستی نور ضلع نواب شاہ مجلس خدام الاحمدیہ بستی نور نے وقارِ عمل منا کر ایک احمدی دوست کے مکان پر لپائی کی۔

ضلع لاڑکانہ ضلع لاڑکانہ کی ۹ مجالس میں سے آٹھ مجالس میں ۱۰ دسمبر ۱۹۸۲ء کو وقارِ عمل ہوا۔ جس میں خراب گزرگاہوں نالیوں سڑکوں اور نکاسیٔ آب کو درست کیا گیا۔

لطیف آباد حیدر آباد (سندھ) ۱۰ دسمبر ۱۹۸۲ء کو وقارِ عمل منایا گیا۔ جس میں احمدیہ قبرستان کی صفائی کی گئی۔ قبروں کو درست کیا گیا اور باؤنڈری لائن بھی بنائی گئی اس وقارِ عمل میں ۵۰ خدام نے حصہ لیا وقارِ عمل ساڑھے تین گھنٹے جاری رہا۔

سکرنڈ ضلع نواب شاہ (سندھ) مجلس خدام الاحمدیہ سکرنڈ نے ۱۰ دسمبر ۱۹۸۲ء کو وقارِ عمل منا کر مسجد احمدیہ اور اس کے قریب کی گلیوں کی صفائی کی۔

جمال پور ضلع خیرپور ۲۶ نومبر ۱۹۸۲ء کو مجلس جمال پور نے وقارِ عمل منایا اس وقارِ عمل میں مسجد کی صفائی کی گئی قبرستان کی صفائی کی گئی اور راستوں کو درست کیا گیا۔ وقارِ عمل دو گھنٹے جاری رہا۔

کوٹلی (آزاد کشمیر) مجلس خدام الاحمدیہ کوٹلی نے ۱۰ دسمبر ۱۹۸۲ء کو وقارِ عمل منایا جو چار گھنٹے جاری رہا۔ اس وقارِ عمل میں مسجد اور اس کے ماحول کی صفائی کی گئی۔

چک نمبر ۸۸ شمالی سرگودھا مجلس خدام الاحمدیہ مقامی نے ۱۰ دسمبر ۱۹۸۲ء کو وقارِ عمل منایا جس میں ۱۰ خدام اور چھ اطفال شریک ہوئے اس وقارِ عمل میں گاؤں کی نالیاں صاف کی گئیں۔

سانگلہ ہل ضلع شیخوپورہ ۱۰ دسمبر ۱۹۸۲ء کو مجلس خدام الاحمدیہ سانگلہ ہل کے ۵۲ خدام و اطفال نے ایک وقارِ عمل میں ایک ہزار لمبی اور ۷۵ فٹ چوڑی سڑک کے گڑھے پُر کئے۔

راولپنڈی مجلس خدام الاحمدیہ راولپنڈی کے ۱۰ خدام اور دو اطفال نے ۵ گھنٹے وقارِ عمل منا کر سڑک کے گڑھے پُر کئے اور نالیاں درست کیں۔

(مرسلہ مہتمم صاحب وقارِ عمل خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

شکریہ احباب درخواست دعا

گذشتہ دنوں خاکسار پر عارضہ قلب کا شدید حملہ ہوا احباب کرام کی دعاؤں کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ نے فضل کیا اور اللہ نے معجزانہ طور پر مجھے شفاء عطا کی۔ بہت سے دوست میری بیماری کے دوران تیمارداری کے لئے میرے گھر بھی تشریف لاتے رہے میں ان سب دوستوں کا جنہوں نے میرے لئے دعائیں کیں اور میری تیمارداری کے لئے میرے گھر تشریف لاتے رہے تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے پاس سے بہتر جزاء عطا کرے میری طبیعت گو اچھی ہے مگر ابھی زیادہ چلنا پھرنا منع ہے صرف گھر میں معمولی چلنے پھرنے کی اجازت ہے دوست دعا کریں کہ خدا تعالیٰ مجھے کامل صحت عطا کرے اور خدمت دین کی توفیق بخشے۔ آمین۔

(الحاج عبد السمیع زعیم مجلس انصار اللہ دار الرحمت شرقی (ب) ربوہ)

بازیافتہ عینک

خاکسار کو ایک عدد عینک نظر کی تقریباً ۶ یوم ہوئے سڑک پر گری پڑی ملی ہے۔ جس صاحب کی ہو نشانی بتا کر خاکسار سے حاصل کر سکتا ہے

(اقبال سائیکل ورکس رحمت بازار ربوہ)

قرارداد تعزیت

لجنہ اماء اللہ و ناصرات الاحمدیہ سیالکوٹ شہر کے ایک مشترکہ اجلاس میں مندرجہ ذیل قرارداد تعزیت بالاتفاق منظور کی گئی۔

"ہم ممبرات مجلس عاملہ مرکزیہ لجنہ اماء اللہ شہر سیالکوٹ و ممبرات لجنہ اماء اللہ و ناصرات شہر سیالکوٹ اپنے محترم امیر قریشی محمد اقبال صاحب کی وفات پر دلی دکھ اور صدمہ کا اظہار کرتی ہیں قریشی صاحب مرحوم نے لمبا عرصہ سلسلہ کی بے لوث خدمت کی۔ لجنہ کی عہدہ داران کے لئے ان کے دل میں انتہائی قدر و منزلت تھی۔ آپ نہایت شفیق اور محبت کرنے والے موجود تھے۔ نہایت متوکل نیک بزرگ اور اعلیٰ اخلاق کے مالک تھے ان کے انتقال سے ہماری جماعت میں ایک ایسا خلا پیدا ہو گیا ہے جس کا پُر ہونا بظاہر مشکل ہے۔

آپ کی جدائی ایک عظیم صدمہ ہے مگر ہم اپنے آقا کی رضا پر راضی ہوتے ہوئے

اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

کہتی ہیں ؎

بلانے والا ہے سب سے پیارا اسی پہ اے دل تو جان فدا کر

ہم ان کی بیگم صاحبہ۔ صاحبزادگان صاحبزادیوں سے دلی ہمدردی کا اظہار کرتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ مرحوم قریشی صاحب کے درجات بلند فرمائے۔ انہیں اپنی مغفرت کی چادر میں لپیٹ لے ان کے پسماندگان کا خود حامی و ناصر ہو اور انہیں صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین

(ہم ہیں ممبرات لجنہ اماء اللہ و ناصرات شہر سیالکوٹ)

یوم تربیت

مورخہ ۲۵ فروری بروز جمعۃ المبارک مجالس خدام الاحمدیہ "علوم بلاک ربوہ" نے یوم تربیت منایا۔ پروگرام کے مطابق ۳½ بجے بلاک کی فضا۔ صلِّ علیٰ نبیّنا کی روح پرور صدا سے گونج اٹھی چار حلقوں میں اجتماعی نماز تہجد ادا کی گئی۔ جس میں کثیر تعداد میں خدام و اطفال نے شمولیت کی۔ نماز تہجد اور نماز فجر کے درمیانی وقفہ میں درس دیا گیا۔ نماز فجر کی ادائیگی کے بعد خدام و اطفال نے اجتماعی سیر کی۔ تین وفود فضل عمر ہسپتال مریضوں کی عیادت کیلئے گئے علاوہ ازیں خدام و اطفال نے بہشتی مقبرہ جا کر دعا کی۔ نماز مغرب کے بعد تمام حلقوں کی مساجد میں تربیتی اجلاس بھی ہوئے۔

(مبارک احمد ظفر بلاک لیڈر علوم بلاک۔ ربوہ)

درخواست دعا

برادرم بیرولی صاحب آف جھون ضلع جہلم پر گزشتہ دنوں فالج کا حملہ ہوا تھا۔ جس کی وجہ سے صحت کافی کمزور ہو گئی ہے۔ اس کا زبان پر بھی اثر ہے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں جلد کامل صحت عطا فرمائے۔

(محمد صادق صفدر دار العلوم شرقی۔ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صد سالہ احمدیہ جوبلی منصوبہ کا ایک مقصد زمین کے کناروں تک خدا تعالیٰ کا پیغام پہنچانا ہے : وکیل صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ

روزنامہ الفضل ربوہ کا
حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ نمبر

اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کی دی ہوئی توفیق سے ادارہ الفضل انتہائی عاجزی و انکساری کے ساتھ مورخہ ۱۲ مارچ ۱۹۸۳ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ کی یاد میں ایک خصوصی اور یادگار اشاعت پیش کر رہا ہے۔ یہ شمارہ ۱۰۰ صفحات پر مشتمل ہے جس میں ۴۰ صفحات ۱۱۰ تصاویر پر مشتمل ہیں۔ اس میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی پاکیزہ اور مطہر زندگی کی جھلکیاں، آپ کے حسن و احسان اور محبت و شفقت کے روح پرور واقعات، اور آپ کے دورِ خلافت کے کارہائے نمایاں پر مشتمل متعدد مضمون شاملِ اشاعت ہیں مضمون نگاروں میں محترم صاحبزادہ مرزا ظفر احمد صاحب مولانا دوست محمد صاحب شاہد، ڈاکٹر منصور احمد خان صاحب ڈاکٹر سلطان محمود صاحب شاہد رانا محمد خان صاحب، کرنل (ریٹائرڈ) دلدار احمد صاحب اور متعدد دیگر احباب و خواتین شامل ہیں جن کی تعداد تین درجن سے متجاوز ہے۔ شعراء میں محترمہ صاحبزادی امۃ القدوس بیگم صاحبہ، مکرم عبدالمنان ناہید صاحب اور دیگر اہم شعراء کا منظوم کلام شاملِ اشاعت ہے۔ اس ضخیم و مصور خاص نمبر کی قیمت ۱۰/- روپے ہے۔ قارئین و ایجنٹ حضرات نوٹ فرمالیں۔

(مینیجر الفضل)

منصوبہ بیوت الحمد۔ احمدی آرکیٹیکٹس اور انجینئرز کیلئے وضاحت

بحوالہ اعلان در "الفضل" مورخہ ۱۱ دسمبر ۱۹۸۲ء سستے آرام دہ پانچ چھ افراد کے کنبے کے لئے ڈیزائن مندرجہ ذیل پلاٹوں کے لئے ایک ماہ کے اندر اندر بھجوائیں:۔

(۱) ۵ مرلے کا پلاٹ ۳۰ فٹ x ۴۵ فٹ
(۲) ۷ " " " ۳۵ x ۵۵ "
(۳) ۱۰ " " " ۴۱-۳" x ۶۶ "

(ا) تعمیر صرف پچاس فیصد رقبہ میں ہو سکیگی
(ب) سڑک چھوٹی سائڈ کی طرف فرض کی جائے
(ج) سمت پلاٹ ابھی معین نہیں ہوئی۔ بہترین نقشہ کے مطابق پلاٹ بندی کرنیکی کوشش کی جائے گی۔

(چیئرمین ایسوسی ایشن)

دلچسپ مقابلہ معلومات

مجلس علمی جامعہ احمدیہ کے زیر اہتمام مورخہ ۱۵ مارچ ۱۹۸۳ء بروز منگل ایک دلچسپ مقابلہ معلومات عامہ جامعہ ہال میں منعقد ہو رہا ہے مقابلہ ٹھیک سوا چار بجے بعد دوپہر شروع ہوگا۔ دلچسپی رکھنے والے احباب سے درخواست ہے کہ تشریف لا کر ٹیموں کی حوصلہ افزائی فرمائیں۔

(فضیل عیاض احمد مساعد التحریر مجلس علمی جامعہ احمدیہ ربوہ)

ناصرات الاحمدیہ کا سالانہ مرکزی امتحان

ناصرات کا سالانہ مرکزی امتحان لائحہ عمل میں درج شدہ نصاب کے مطابق یکم مئی ۱۹۸۳ء کو ہوگا (انشاء اللہ) ناصرات کی سیکرٹریان ۱۵ مارچ تک دفتر لجنہ مرکزیہ کو اطلاع دیں کہ انہیں تینوں معیاروں کے لئے الگ الگ کتنے پرچوں کی ضرورت ہے۔ کسی کے پاس لائحہ عمل نہ ہو تو وہ بھی مرکز سے منگوالے۔

(سیکرٹری ناصرات مرکزیہ)

(بقیہ اداریہ صفحہ ۲)

طرف ان کے دلوں میں اللہ تعالیٰ کی محبت بڑھے اور دوسری طرف جب اللہ تعالیٰ کی نصرت معجزانہ طور پر آئے تو ان کے ایمان بڑھیں اور کفار میں سے جو غور کرنے والے ہوں انہیں ہدایت حاصل ہو۔ چنانچہ فرماتا ہے کہ جب یہ غرض پوری ہو جاتی ہے تو اللہ تعالیٰ فرما دیتا ہے کہ لو اب ہماری مدد آگئی۔"

(تفسیر سورۃ البقرہ صفحہ ۴۶۷، ۴۶۸)

اس سے ظاہر ہے کہ یوں تو مومنوں پر آنے والے ابتلاؤں میں بہت سی حکمتیں پوشیدہ ہوتی ہیں لیکن ان میں سب سے اہم اور عظیم حکمت یہ ہوتی ہے کہ مومنوں کو کمال خشوع و خضوع اور درد و الحاح سے دعائیں کرنے کی توفیق ملے اور خدا تعالیٰ ان دعاؤں کو قبول کر کے انہیں معجزانہ تائید و نصرت سے نوازے اور اپنی قدرتوں کے عظیم جلوے دکھا کر ان کے ایمان کو بڑھائے اور اس طرح اپنے رب کریم کے ساتھ ان کا تعلق مضبوط سے مضبوط تر ہوتا چلا جائے۔ مقبول دعاؤں کی توفیق کا ملنا ہی ابتلاؤں کی سب سے اہم اور بنیادی حکمت ہوتی ہے اور اسی کے نتیجہ میں تمام دوسری حکمتوں اور ان کے نتیجہ میں ملنے والی برکتوں اور رحمتوں کے دروازے کھلتے ہیں۔

وقفِ عارضی کی اہمیت

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ فرماتے ہیں:۔

"وقفِ عارضی کی ضرورت بہت ہے بات یہ ہے کہ جماعت کا ایک حصہ بھول گیا ہے کہ افرادِ جماعت خود مربی سلسلہ ہیں اور مربیوں کی تعداد میں جو تھوڑا بہت اضافہ ہوا ہے وہ کافی نہیں جماعت سمجھتی ہے کہ اصلاح و ارشاد کا کام مربیوں کا ہے۔ حالانکہ ہر احمدی کو بڑی توجہ کے ساتھ اصلاح و ارشاد کا کام کرنا چاہیئے۔ یہ توجہ پیدا کرنے کے لئے اور جماعت میں اصلاح و ارشاد کا شوق پیدا کرنے کے لئے میں نے وقفِ عارضی کی سکیم جاری کی ہے۔ اس میں روحانی فوائد بھی ہیں اور جسمانی فوائد بھی۔"

(الفضل ۳ نومبر ۱۹۷۱ء)

احباب کی خدمت میں گزارش ہے کہ وہ حضور رحمہ اللہ تعالیٰ کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے زیادہ سے زیادہ تعداد میں وقفِ عارضی میں اللہ تعالیٰ سب کو توفیق عطا فرمائے۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد تعلیم القرآن)

لجنات بیرونِ پاکستان اور تحریک جدید

لجنات بیرونِ پاکستان کی اطلاع کے لئے تحریک جدید معاونین خصوصی کے معیار درج ذیل ہیں

امریکہ و کینیڈا۔ صفِ اوّل۔ ۳۰۰ ڈالر سے زائد
صفِ دوم۔ ۱۵۰ " " "
دیگر ممالک۔ صفِ اوّل۔ ۱۰۰ پونڈ سے زائد
صفِ دوم۔ ۵۰ " " "

(سیکرٹری تحریک جدید لجنہ مرکزیہ۔ ربوہ)

زعماء کرام انصار اللہ

سالِ رواں کا دوسرا ماہ اختتام پذیر ہو رہا ہے براہِ کرم کوشش فرماویں، بجٹ کے مقابل کم از کم تدریجی وصولی ماہ بماہ ارسال کرتے رہیں۔

(قائد مال مجلس انصار اللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

احمدی والدین امتحان کا نتیجہ نکلنے پر اپنے بچوں کے نتائج نظارت تعلیم کو بھجوائیں (ناظر تعلیم صدر انجمن احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بقیہ :- انڈونیشیاء

رہے اور دنیا میں حقیقی اسلامی تعلیم پھیلانے میں حضور کی اعانت فرمائے۔

پیاری بہنو! ہم اپنے گہرے احساسات کا اظہار نہیں کر سکتیں کہ کس طرح اللہ تعالیٰ نے سچی محبت ہم تمام بہنوں میں پیدا کی ہے جو یہاں آسمانی برکات حاصل کرنے کے لئے آئی ہیں۔ جن کا آغاز حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کیا تھا۔ ہم اللہ تعالیٰ سے التجا کرتی ہیں کہ وہ ہماری یہاں آنے کی حقیر قربانی کو اپنے فضل سے قبول فرمائے اور ہمارے دلوں میں ایسا روحانی انقلاب پیدا فرمائے جس سے ہم ہمیشہ ایمانی تروتازگی اور حلاوت محسوس کرتی رہیں۔

عزیز بہنو! میں مختصر سا خاکہ انڈونیشیا کی لجنات کا پیش کرنا چاہتی ہوں۔ انڈونیشیا میں ۸۵ مقامات پر لجنات قائم ہیں جو انڈونیشیا کے مختلف صوبوں میں پھیلی ہوئی ہیں اور ۶۵ لجنات باقاعدگی سے کام کرتی ہیں۔ موجودہ حالات میں ہر دو ماہ کے بعد ہم ایک رسالہ شائع کرتی ہیں جس کا نام "لجنہ ایڈیشن" ہے اب تک اس کے ۶۶ شمارے شائع کئے جا چکے ہیں اس کے علاوہ ہماری لجنہ ہر پندرہ دن کے بعد لجنہ کا ایک بلٹن بھی شائع کرتی ہے جس میں لجنات کی کارگزاری اور ہدایات درج کی جاتی ہیں۔ ہم اپنی بہنوں سے درخواست کرتی ہیں کہ دعا کریں کہ ہم باقاعدگی سے رسالہ اور بلیٹن کی اشاعت جاری رکھ سکیں۔

ہم اپنی ان تمام بہنوں سے جو یہاں موجود ہیں التماس کرتی ہیں کہ براہ مہربانی ہماری قوم اور ملک کے لئے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں توفیق عطا فرمائے کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سچی تعلیم کو پہچانیں اور اس روحانی آواز کی اس زمانے میں قدر پہچانیں۔

عزیز بہنو! میں نہایت مسرت سے آپ کو مطلع کرتی ہوں کہ انشاء اللہ ہم اپنا ساتواں اجتماع ۱۵ سے ۱۷ جنوری کو اپنے دارالخلافہ جکارتہ میں منعقد کر رہے ہیں۔ اس اجتماع میں ہم ایک تبلیغی اخبار کا انتظام کر رہی ہیں تاکہ ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیم کو انڈونیشیا کی خواتین میں متعارف کروا سکیں۔ ہم عاجزی سے آپ سے استدعا کرتی ہیں کہ اس اجتماع کی کامیابی کے لئے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس اجتماع کو ہم سب کے لئے بابرکت فرمائے آمین۔

آخر میں مولا کریم سے دعا کرتی ہوں کہ وہ ہماری کوتاہیوں کو معاف فرمائے اور وہ ہمیں اسلام کی حقیقی خدمت کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہمیں اگلے برس بھی اس جلسہ سالانہ پر اکٹھے ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔

(امۃ العزیز ادریس، آفس سیکرٹری لجنہ مرکزیہ۔ ربوہ)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کے ارشاد کیمطابق الفضل کی توسیع اشاعت میں بڑھ چڑھکر حصہ لیں۔ (مینیجر)

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی مصروفیات

۵ تا ۷ مارچ ۱۹۸۳ء

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ ۵ تا ۷ مارچ کے تین دن کے عرصہ میں ۸۵ احباب سے ملاقات فرمائی۔ ان میں ۷ احباب دفتری مقاصد کے لئے آئے تھے۔ بعض احباب اپنے اہل خانہ کے ہمراہ تھے بیرونی ممالک امریکہ، ناروے، جرمنی، مشرق وسطیٰ وغیرہ ممالک سے آئے ہوئے بعض احباب نے بھی ملاقات کا شرف حاصل کیا۔ روئنگ (کشتی رانی) کی ایک ٹیم کے کھلاڑیوں نے بھی ملاقات کی۔

ان تین دنوں میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کو اندرون و بیرون پاکستان سے اور جماعتی دفاتر سے ۳۰۶۱ خطوط موصول ہوئے ان میں سے ۴۹۴ خطوط بیرون پاکستان دنیا بھر کے ۴۰ ممالک سے آئے تھے اور ۱۷۰ خطوط ربوہ کے مختلف دفاتر سے آئے تھے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ان تین دنوں میں کل ۲۱۶۰ خطوط کے جوابات دیئے۔ ان میں سے ۵۲۸ خطوط کے جواب حضور کے دستخطوں سے دیئے گئے اور ۱۹۰ خطوط ربوہ کے مختلف جماعتی دفاتر کو بعض استفسارات رپورٹوں اور ہدایات پر مشتمل حضور نے ارسال فرمائے اور ۱۴۴۲ خطوط کے جوابات حضور ایدہ اللہ کے پرائیویٹ سیکرٹری کی طرف سے دیئے گئے۔

حضور نمازیں حسب معمول مسجد مبارک میں پڑھاتے رہے۔

جماعتِ احمدیہ کی چونسٹھویں مجلس مشاورت

جملہ امراء اضلاع جماعت ہائے احمدیہ کی خدمت میں ضروری گذارش

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے امسال جماعت احمدیہ کی مجلس مشاورت انشاء اللہ مورخہ یکم، ۲، ۳ اپریل ۱۹۸۳ء / شہادت / ہجرت ۱۳۶۲ بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار ایوانِ محمود ربوہ میں منعقد ہوگی۔

۱- نمائندگان شوریٰ کے اسماء گرامی ۱۵ مارچ / امان تک پہنچ جانے چاہئیں۔ امراء صاحبان اس بات کا اہتمام فرمائیں کہ نمائندگان کا انتخاب جماعتوں کے اجلاس عام میں ہو اور حسب قواعد ہو۔

۲- نمائندگان شوریٰ کی اطلاعات میں یہ تصدیق آنی بھی لازمی ہے کہ نمائندگان (مطابق قواعد شوریٰ) چندوں کے بقایا دار نہیں ہیں۔

۳- مطابق فیصلہ مجلس مشاورت ۱۹۷۶ء ایک چوتھائی نمائندگی تیس ۳۰ سال سے کم عمر والوں کی ہونی چاہیئے۔

۴- نمائندگان اسلامی شعار کے پابند اور باریش ہوں۔

۵- امراء اضلاع کی خدمت میں یہ بھی گذارش ہے کہ ان کی طرف سے امسال جن جماعتوں کو (مقررہ تعداد کے مطابق) نمائندگی کا حق دیا جا رہا ہے ان کی اطلاع یکم مارچ تک دفتر ہذا میں بھجوا کر ممنون فرماویں۔

(سیکرٹری مجلس مشاورت)

اعلانِ تعطیل

بتاریخ ۱۲ مارچ ۱۹۸۳ء روزنامہ الفضل ربوہ کا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ کا نمبر شائع ہو رہا ہے۔ اس تاریخی اور یادگار اشاعت کے موقع پر اس نمبر کے شائع ہونے کے اگلے دن مورخہ ۱۳ مارچ ۱۹۸۳ء بروز اتوار دفتر الفضل میں تعطیل ہوگی۔ لہذا اس روز پرچہ شائع نہیں ہوگا۔ قارئین اور ایجنٹ حضرات نوٹ فرمالیں۔ (مینیجر الفضل ربوہ)

اکسیر اپھارہ

شفتل اور برسیم سے ہونیوالا جانوروں کا اپھارہ منٹوں میں غائب۔ قیمت فی پیکٹ ۲/۵۰ درجن ۲۲/۵۰۔ گرس ۲۵۲/ بونس علاوہ

تفصیلات کیلئے کیورٹیو ویٹرنری گائیڈ مفت

کیورٹیو ڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کچہری روڈ ربوہ فون ۶۰۶۶ ۶۰۷

کیورٹیو ویٹرنری سنٹر ۱-

شادی میڈیکوز گول چنیوٹ بازار فیصل آباد

لیٹ داخلہ

ریفریجریشن اینڈ ایئر کنڈیشننگ اور الیکٹرونکس ٹریڈز میں لیٹ داخلہ ۱۰ مارچ تک شروع رہے گا

الشفیق ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹر ربوہ

ہر فرد کا کہنا سادات پنکھا ہی لانا

سادات پنکھے

رجسٹرڈ ۵ سال گارنٹی کم قیمت اعلیٰ معیار

خوبصورت رنگ ۔ ہوم ڈلیوری سکیم ۔ مساجد کے لئے خصوصی رعایت

نیز پرانے پنکھوں کی مرمت کا بہترین انتظام۔ اسکے علاوہ کاربکنگ کا انتظام ہے۔

ڈیلرز :- اقبال ٹریڈرز احمدیہ مارکیٹ گولبازار ربوہ فون ۴۱۲

اسکے علاوہ انٹرنیشنل ٹریڈرز کمیٹی مارکیٹ گولبازار ربوہ فون ۵۰۸

اندھیروں میں اجالا ——— خزاں میں بہار

چہرہ کا نکھار

کوئیک بیوٹی کریم

ملنے کا پتہ ۔ قیمت :- 9/50

گفٹ سنٹر باجوہ مارکیٹ ربوہ